بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۶ ماہ امان ۱۳۲۴ ھش | ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۴ ھ | ۶ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۵

سلسلہ ادارت و انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز آج ۴½ بجے شام لاہور سے تشریف لائے ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضور کے ہمراہ سیدہ ام متین صاحبہ اور سیدہ بشرےٰ بیگم صاحبہ تشریف لائیں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہمراہ تھے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کان میں درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔۔۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پھوڑے کی تکلیف میں اب کمی ہے۔ البتہ ضعف کی شکائت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔۔۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔۔۔ افسوس سکینہ خانم صاحبہ بھانجی مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ بعمر ۲۲ سال کے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۴ھ

احرار کی فتنہ انگیزی

اور

گورنمنٹ کا فرض

از جناب ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ سیالکوٹ

جب کبھی ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ کانگرس یا دیگر سیاسی جماعتوں کیطرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ تو پارلیمنٹ اور انڈیا میں گورنمنٹ کی طرف سے یہی جواب دیا جاتا ہے۔ کہ اس ملک میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے واسطے انگریزوں کا موجود رہنا اور حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھنا ضروری ہے۔ بنیادی حقوق میں سب سے بڑا حق مذہبی آزادی کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کے مذہب میں دخل دے۔ یا اس کے پیشوا کی کسی رنگ میں توہین کر کے اس کے احساسات مجروح کرے۔

تقریباً دس سال سے احرار جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کے موجودہ واجب الاطاعت امام کو گالیاں دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اور مختلف قسم کے غلط اور بے بنیاد الزامات لگا کر توہین کرتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود بارہا زبانی اور تحریری افسران مقامی افسران ضلع اور لوکل گورنمنٹ کو توجہ دلانے کے آج تک گورنمنٹ احرار کے اس مذموم اور شرمناک رویہ کو تبدیل کرانے اور احرار کی اس شرارت کا سدباب کرنے سے قاصر رہی ہے۔ ہندوستان میں جہاں بھی احرار جلسہ کرتے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے مقدس پیشواؤں اور بزرگوں کی توہین کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ احمدیوں کے مقدس مرکز قادیان میں بھی پورے زور سے جاری ہے۔ اس کی تازہ مثال قادیان میں احرار کا ۲، ۳ مارچ سنہ ۱۹۴۵ء کا جلسہ ہے۔ اس جلسہ کا نام انہوں نے جلسہ سیرت النبی رکھا اور اس میں شرکت کے واسطے احرار باہر سے گنڈاسوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اور سرخ پوش بنکر آئے۔ قادیان کے شارع عام میں لاؤڈ سپیکر لگایا۔ اور بجائے اس کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات بیان کرتے سلسلہ احمدیہ کے پیشواؤں کی کھلم کھلا توہین کرتے رہے۔ در اصل سیرۃ النبی کا جلسہ نام رکھنا تو محض بہانہ تھا۔ اصل مقصد تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اور دوسرے بزرگان جماعت کی توہین کرنا تھی۔ اور احمدیت کے خلاف منافرت پھیلانا۔ احرار نے یہ شرمناک رویہ جس مقصد کے واسطے اختیار کر رکھا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کی حقیقت جانتی ہے۔ مگر عین موقعہ پر اسکے ذمہ دار افسر اپنے فرض ناشناسی کا ثبوت دیتے ہیں۔ سالہا سال کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ احرار اپنے جلسوں میں سلسلہ احمدیہ کے پیشواؤں کی توہین ضرور کرتے ہیں۔

ان حالات میں جب احرار کو جماعت احمدیہ کے مرکز میں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور پولیس کی ایک جمعیت ان کی حوصلہ افزائی کے لئے بھیج دی گئی۔ تو ضروری تھا کہ لوکل گورنمنٹ اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جلسہ سے پہلے احرار کے مقررین کو تحریری ہدایت کر دیتے۔ کہ وہ اپنی تقریروں میں نفس مضمون تک محدود رہیں۔ جماعت احمدیہ کی کسی رنگ میں دلآزاری نہ کریں۔ مگر افسوس کہ گورنمنٹ نے سب کچھ جانتے ہوئے احرار کے متعلق اس قسم کی احتیاط کی ضرورت نہ سمجھی۔ کیا گورنمنٹ بتا سکتی ہے۔ کہ کسی غیر ہندو کو بنارس میں جا کر ہندو بزرگان کی توہین کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کیا لوکل گورنمنٹ اس بات کو برداشت کرے گی۔ کہ کوئی غیر سکھ ننکانہ صاحب میں جا کر حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی توہین کرے جب گورنمنٹ ہندوؤں کے مقدس مقامات میں ہندو بزرگوں کی توہین اور سکھوں کے مقدس مقامات میں سکھ بزرگوں کی توہین کی اجازت نہیں دے سکتی۔ تو احمدیوں کے مقدس مرکز میں احمدیوں کے پیشواؤں کی توہین کیوں روا رکھی جاتی ہے۔ دنیا میں تعداد بڑی شے نہیں ہے۔ اگر تعداد ہی بڑی چیز ہوتی۔ تو انگریز ایک دن بھی ہندوستان پر حکومت نہ کر سکتے۔ اصل چیز ہر ایک قوم کی اہمیت ہوتی ہے۔ گورنمنٹ پر واضح رہے۔ کہ اس لحاظ سے احمدی جماعت کسی قوم سے کم نہیں۔ ہندو اور سکھ محض ہندوستان اور پنجاب میں ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کو عالمگیر حیثیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ اور موجودہ امام جماعت احمدیہ کے پیروؤں میں ایسے اصحاب بھی ہیں۔ جو دنیاوی وجاہت اور مرتبہ کے لحاظ سے بھی ممتاز ہیں۔ گورنمنٹ کی خدمات کے لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کسی دوسری قوم سے کم نہیں۔ گورنمنٹ کے ریکارڈ میں یہ بات موجود ہے۔ کہ گذشتہ ۵۰ سال سے جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی بے لوث خدمت کرتی چلی آ رہی ہے موجودہ جنگ میں بھی وہ اپنی وسعت اور تعداد سے بڑھکر جنگی خدمات میں حصہ لے رہی ہے۔ ان حالات میں میں گورنمنٹ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا ہمارے رویہ کا یہی صلہ ہے جو ہمیں مل رہا ہے ❊

لیکھرامی خصوصیت کا شرمناک مظاہرہ

قادیان ۵ مارچ۔ آج پنڈت لیکھرام کی یادگار میں آریوں نے جلسہ کیا جس میں لیکھرام کی اس خصوصیت کو جسکی پاداش میں اسے خدا تعالے کے قہر کا عبرتناک نشانہ بننا پڑا۔ آریہ مقرروں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ اور احمدیت اور جماعت احمدیہ کے خلاف نہائت درشت کلامی اور اشتعال انگیزی سے کام لیا۔ آریہ چونکہ اسلام کے شکست خوردہ دشمن ہیں۔ اور یہ شکست اس انسان نے انکو دی۔ جسے خدا تعالے نے جری اللہ فی حلل الانبیاء بنا کر بھیجا۔ اسلئے رہ رہ کر انکے دلوں میں ابال اٹھتا ہے۔ اور اپنے مونہہ کی گندگی اور بدبودار پھونکوں سے احمدیت کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں مگر

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

صنعت و حرفت ——— اور ——— جماعت احمدیہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود اپنے ایک خطبہ میں جماعت احمدیہ کو تجارتی اور صنعتی ترقیات کے حصول کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"بڑھنے والی جماعت مجبور ہے کہ وہ چاروں گوشوں میں ترقی کرے اور اگر وہ چاروں طرف ترقی نہیں کرے گی۔ تو وہ ایک بیمار جسم کی صورت اختیار کرلیگی۔ جیسے اچھا درخت وہی ہوتا ہے جسکی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوں اگر کسی درخت کی شاخیں صرف ایک طرف نکلی ہوں یا دو طرف پھیلی ہوئی ہوں یا صرف تین طرف پھیلی ہوئی ہوں۔ تو ہر شخص دیکھکر اسے بیمار اور کمزور قرار دیگا۔ اعلیٰ درجہ کا درخت قرار نہیں دیگا۔ پس مذہبی جماعت ہو یا دنیا کی کوئی اور جماعت ہو جب کبھی ترقی کرے گی اس کے کاموں میں تنوع پیدا ہوتا چلا جائیگا۔ اس کے کاموں کی مختلف قسمیں نکلتی آئینگی۔ اور اس کے کاموں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائیگا۔ اس کی مثال بالکل بچے کی سی ہوتی ہے کہ جب وہ بڑھتا ہے۔ تو اس کے تمام اعضاء متناسب طور پر بڑھتے چلے جاتے ہیں پہلے تو اس کے جسم کے سارے اعضاء بنتے ہیں اور پھر سارے اعضاء ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اس طرح جوں جوں وہ جماعت طاقت پکڑتی جاتی ہے۔ اس کے باقی ماتحت حصے بھی اس کے ساتھ ہی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں ...... اسی طرح جب کوئی جماعت پھیلنے لگتی ہے۔ تو جہاں اس کے پھیلنے کے ساتھ دین ترقی کرتا ہے۔ وہاں اس کی دنیا بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔"

اس میں حضور نے ایک ترقی پسند اور بڑھنے والی جماعت کی یہ نمایاں خصوصیت قرار دی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتی ترقی کے ساتھ ساتھ دیگر مختلف شعبوں میں بھی یکساں طور پر ترقی کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بیرون ہند کے لئے جو مبلغ تیار فرما رہے ہیں۔ ان کے متعلق بھی حضور کا منشاء مبارک یہی ہے۔ کہ ان کے ذہنی رجحانات تجارتی اور صنعتی ترقی کی طرف مائل ہوں۔ تا تبلیغ جیسے اہم فریضہ کو بغیر سلسلہ پر بوجھ ڈالے عمدگی سے فروغ دیا جاسکے حضور نے اپنے ایک خطبہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب ہمارا تجارتی محکمہ احسن طریق پر منظم صورت اختیار کرلیگا تو اس وقت حضور جماعت کے سامنے تفصیل کے ساتھ ایک تجارتی سکیم پیش فرمائینگے۔ اسی امر کے مدنظر حضور نے جماعت میں صنعت و حرفت کو فروغ دینے اور اس سے مزید دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک الگ محکمہ کا نفاذ فرمایا ہے۔ تا احباب جماعت اس سے حقیقی لگاؤ اور مکمل وابستگی اختیار کرکے بہترین تجاویز کے ساتھ ترقیات کے میدان کی طرف آگے بڑھیں۔

پس ہماری جماعت کے تاجروں اور صناعوں کو چاہیئے کہ وہ حضور کے منشاء مبارک کو احسن طریق کے ساتھ پورا کرنے کیلئے پوری دلچسپی اور انہماک کے ساتھ اس طرف متوجہ ہوں اور دفتر ہذا کو اپنے مفید مشوروں سے آگاہ کریں۔ تا جلد تر ایک کمیٹی کی تشکیل کرکے کام شروع کرویا جا سکے اور حضور سے باادب التماس کی جاتی ہے کہ حضور ہماری مزید رہنمائی کے لئے اس سلسلے میں تفصیل کے ساتھ اپنے ارشادات عالیہ سے مستفیض فرمائیں۔ — خواجہ عبد الکریم سکرٹری تجارت قادیان

۱۱ مارچ کا یوم تبلیغ اور احمدی احباب

۱۱ مارچ کو یوم التبلیغ برائے غیر مسلم احباب مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس دن زیادہ سے زیادہ غیر مسلم دوستوں تک پیغام حق پہنچائے۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

فضل عمر ہوسٹل یونین کا جلسہ

فضل عمر ہوسٹل یونین کا ہفتہ واری اجلاس یکم مارچ کو زیر صدارت چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے منعقد ہوا۔ جس میں سید منیر احمد صاحب نے "اطاعت" کے موضوع پر تقریر کی۔ محمد اکرم صاحب افگار نے اپنی دو نظمیں سنائیں۔ خاکسار نے تقریر کی جسمیں قرآن کریم اور انجیل کا مقابلہ کیا۔ سید خلیل احمد صاحب نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ فضل الٰہی صاحب عاجز نے اپنی تقریر میں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں چوہدری ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ایم۔ایس۔سی۔پی ایچ ڈی نے زرّین نصائح سے مستفید فرمایا۔ (سیکرٹری)

زد میں ایک تیر دعا کے لیکھرام آہی گیا

منتظر تھے جس کے مومن وہ امام آہی گیا
سب اندھیرے میں پریشان تھے بفضل کردگار
زندگی بخشِ جہاں تنفسِ مسیحائے زماں
اُس رسولِ محترم کی شان میں گستاخیاں
رحم نے ہر چند ٹالا پر بہ اصرار تمام
یہ زلازل یہ بلائیں حشر برپا ہوگیا
دورِ اوّل میں نہیں تو دورِ ثانی میں سہی
مسلک سجاد نے دکھلا دیا اپنا اثر

والئی دارالاماں دارالسلام آہی گیا
ضو فشانی کے لئے ماہِ تمام آہی گیا
ہم سے مُردوں کو جِلانے خوش خرام آہی گیا
جب بڑھیں حد سے تو وقتِ انتقام آہی گیا
زد میں اک تیر دعا کے لیکھرام آہی گیا
لب پہ ہندو کے بھی یکدم رام رام آہی گیا
صبح کا بھولا بھی آخر وقتِ شام آہی گیا
احمدیت کو سلامت کا پیام آہی گیا

جس سے سرمست ابد ہو ہو گئے اصحاب پاک
ہم گنہ گاروں تک اکمل پھر وہ جام آہی گیا

عظیم الشان ہتھیار

اگر آپ میدان تبلیغ میں فتح و کامیابی سے ہمکنار ہونے کے آرزومند ہیں تو اپنے آپ کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے مسلح کریں جس کے بارہ میں خدائی الہام نے "سب پر غالب" ہونے کی شہادت دی ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۲۵ مارچ کو اس کے امتحان کا اہتمام کیا جارہا ہے تا زیادہ سے زیادہ خدام و دیگر احباب کے ہاتھ میں یہ عظیم الشان ہتھیار آجائے۔ اگر کسی مجلس نے تاحال امیدواران کی فہرست نہیں بھیجی تو وہ اب بھیجدے۔ (خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

کتابوں کا ایک بنڈل

ایک دوست نے امرتسر اسٹیشن سے ایک بنڈل کتابوں کا لاکر دفتر دعوت و تبلیغ میں دیا ہے جو صاحب اسٹیشن امرتسر پر بھول گئے ہوں۔ وہ کتابوں کی تفصیل دفتر دعوت و تبلیغ میں بھیجکر منگالیں (ناظر دعوت و تبلیغ)

چندہ تحریک جدید، ترجمۃ القرآن

بعض احباب سمجھتے ہیں۔ کہ چندہ تحریک جدید امانت جائداد اور چندہ ترجمۃ القرآن کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ اور وہ ان کے متعلق نظارت بیت المال سے خط و کتابت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب کام صیغہ تحریک جدید کے ماتحت ہے۔ ان کے متعلق دفتر بیت المال سے خط و کتابت کرنے سے نہ صرف دفتر بیت المال کا کام بڑھتا ہے۔ بلکہ خطوط کے جواب میں بھی دیر ہو جاتی ہے۔ مذکورہ ہر سہ تحریکوں کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت دفتر تحریک جدید سے کی جائے۔ (ناظر بیت المال)

دائمی ثواب

فرمایا: "دفتر اول والوں کو چاہیئے۔ کہ جہاں انہوں نے انیس سال تک قربانی کرنے میں حصہ لیا ہے وہاں اس رنگ میں بھی دائمی ثواب حاصل کریں۔ کہ دفتر اول کا ہر مجاہد یہ کوشش کرے۔ کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والا ایک مجاہد کھڑا کرے۔ اسی طرح دفتر دوم والوں کا ثواب دفتر اول والوں کو بھی ملتا رہیگا" دفتر اول کا ہر مجاہد دیکھے کہ کیا وہ اس فرض کو ادا کرچکا ہے؟

پھر دفتر اول کا ہر مجاہد کوشش کرے کہ اپنا تحریک جدید کے گیارہویں سال کا چندہ اور دفتر دوم کے سال اول کا وعدہ کرنے والے مجاہد اپنے وعدے ۱۵ اپریل تک اس لئے سو فیصدی مرکز میں داخل کریں۔ کہ وہ السابقون الاولون کی صف اول میں آجائیں۔ ہر مومن کا یہ حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہیئے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک زبردست پیشگوئی

پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق

پنڈت لیکھرام کی یاد تازہ رکھنے کا انتظام

۶ مارچ کا دن آگیا۔ ضروری ہے کہ ہمارے آریہ دوست اس دن کی یاد تازہ رکھیں اللہ تعالیٰ نے صداقت اسلام پر اس عظیم الشان گواہی کو رہتی دنیا تک قائم رکھنے اور ہر نئی نسل کے کانوں تک پہنچانے کے لئے خود آریوں کو ذریعہ بنادیا ہے۔ اور وہ ہر سال پنڈت لیکھرام کا "امر شہیدی میلہ" کرکے اس کی یاد کو تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پہلے یہ جلسہ صرف قادیان میں ہی کیا جاتا تھا۔ اور وہ بھی چند سال سے حالانکہ چاہئے تھا کہ لاہور میں جہاں پنڈت لیکھرام رہتے۔ اور جہاں پیشگوئی پوری ہوئی وہاں جلسہ کرتے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ادھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کو الہامی پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر مصلح موعود کے خطاب جلیل سے سرفراز فرمایا۔ جن کا وجود لیکھرام کی پیشگوئی سے خاص تعلق رکھتا ہے۔ ادھر آریہ جاتی کے دل میں یہ بات ڈالدی۔ کہ وہ صداقت اسلام پر پنڈت صاحب کی عظیم الشان گواہی کے متعلق جہاں قادیان میں جلسہ کریں۔ وہاں دوسرے مقامات پر جو جلسے اسکی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے منعقد ہوں۔ ان میں ہندوؤں کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔ اور ان تک بھی یہ آواز پہنچائی جائے۔ چنانچہ "پرتاپ" یکم مارچ ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں "۶ مارچ کو یاد رکھو" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"دھرم ویر پنڈت لیکھرام نے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے دن جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ دن قریب آرہا ہے۔ آریہ سماجیں تو اس دن کو شردھا سے منائینگی ہی۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندو ماتر آریہ سماج کے ساتھ شامل ہوکر یہ دن منائے۔ رشی دیانند کے بعد آریہ سماج کے پہلے شہید پنڈت لیکھرام ہوئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پنڈت لیکھرام کی شہادت کو فراموش کرنا پرلے درجے کی ناشکر گزاری ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی یاد تازہ رہے"

یقیناً اس میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ ضرور ہے کہ مصلح موعود کے وقت میں سنجیدہ مزاج اور شریف الطبع آریہ اور ہندو لوگ اس پیشگوئی کو اپنے پنڈتوں سے سنکر اصل حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان کے پنڈتوں کی تقریریں اسلام کی صداقت کے متعلق بطور کھاد کے کام دیں۔ کیونکہ ایک شریف انسان کے دل میں جو اپنے اندر تعصب نہیں رکھتا لازمی طور پر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہ مقابل کی تحریر و تقریر بھی پڑھے۔ اور جب حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں وہ پڑھیگا تو جس طرح عطر اپنی خوشبو سے سونگھنے والے کے دماغ کو معطر کردیتا ہے۔ ایسا ہی ان میں صداقت اپنی چمک دکھلائیگی۔ اور وہ ضرور اسلام کیطرف مائل ہوگا۔

پس جہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے نئے احمدی ہونے والے بھائیوں نیز نئی نسل کے لئے صداقت اسلام پر پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری کی اس عظیم الشان گواہی کو دھرائیں تا اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر یہ زبردست نشان دیکھ کر ہمارے دل خوشی سے لبریز ہوں۔ اور ہمارے دلوں میں اس کی یاد تازہ رہے۔ وہاں ہندو آریہ قوم کے غیر متعصب شرفاء کے سامنے اصل حقیقت واضح ہوکر حق و باطل میں تمیز کا ذریعہ بن کر ان کی ہدایت کا موجب بن سکے۔

پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری آریہ سماج کے لیڈروں میں سے سب سے بڑھ کر اسلام پر اعتراض کرنے والے اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن پاک کے متعلق سخت گندہ دہنی سے کام لینے والے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اس سے رکنے کے لئے کہا۔ مگر وہ اپنی ضد میں بڑھتے گئے قرآن کریم کی آیات کے من گھڑت گندے ترجمے شائع کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ تمام انسانی کمالات کے جامع ہیں ان کے نزدیک دنیا میں سب سے بڑے انسان تھے نعوذ باللہ اور سب سے لغو کتاب وہ تھی۔ جو سب علوم کی مخزن ہے (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بھی ٹھٹھا مخول اور بدزبانی کرنے میں کمی نہ کی۔ اور کسی نشان دکھائے جانے کا مطالبہ کیا۔ اس پر حضرت اقدس نے اسکی نسبت دعا کی۔ اور آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بتلایا گیا۔ کہ یہ شخص ہیبتناک دکھ اور عذاب سے ہلاک کیا جائیگا۔ اس پیشگوئی کے شائع کرنے سے قبل آپ نے لیکھرام صاحب سے دریافت کیا۔ کہ اگر اس کی نسبت کوئی پیشگوئی (موت فوت وغیرہ) کی جائے۔ اور وہ اس پر شاق گذرے تو اس کو ظاہر نہ کیا جائے۔ مگر اس نے اس کے جواب میں "اشتہار اول" کے عنوان سے ایک اشتہار میں لکھا کہ "آپ کی علت غائی یہ ہے۔ کہ لوگ ڈر کر آپ کی طرف رجوع لاویں۔ اور بھینٹ چڑھاویں اور تحریریں بھیجدیں۔ آپ سے کوئی نہیں ڈرتا بے شک جی کھولکر درج کیجئے۔ ادھر ہمارا مخبلہ طور بھی تیار ہوتا ہے۔ ہم بھی اپنا الہام سنائیں گے۔ اور غیب کی باتیں بتائیں گے"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۵)

قبل اسکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے پیشگوئی اپنی تفاصیل کے ساتھ شائع ہوتی۔ پنڈت لیکھرام نے مندرجہ بالا پر ہی بس نہ کی۔ بلکہ اپنی طرف سے چند ایک پیشگوئیاں بھی شائع کردیں۔ جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہیں

پنڈت لیکھرام کی جھوٹی پیشگوئیاں

(۱) اس احقر کو صفائی قلب اور نیک نیتی کے سبب کبھی کبھی او تعالےٰ کی بارگاہ میں دخل روحانی ہوتا ہے۔ کسی وقت اور کسی مقرب یا خود او تعالےٰ سے آپ کا ذکر نہیں سنا۔ آج مبارک دن پھاگن سدی ایکادشی سمت ۱۹۴۲ بکرمی کو جو صفائی قلب میسر ہوکر پھر گزر ہوا۔ تو آپکی تصدیق کلام کے لئے بارگاہ باری تعالےٰ میں جو عرض کرنا چاہا۔ تو ابھی غلام احمد ہی میری زبان پر گزرا تھا۔ کہ او تعالےٰ نے نہائت جلال سے فرمایا کہ وہ شخص تو روز اول میں مکار و غدار اور مفتری پیدا کیا گیا ہے اور زمانہ آئندہ میں ایک دو شخص ایسے ہی اور بھی ہونگے۔ میں نے عرض کی۔ کہ بار خدایا! ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا۔ جو بندگان ایزدی کو گمراہ کرتا ہے۔ فرمایا ابھی اسکے پچھلے اعمال کا بدلہ باقی ہے تین سال میں سزا دی جاویگی۔ ۔ ۔ ۔ میں نے عرض کی کہ خداوندا اس نے یہ اشتہار جاری کیا ہے۔ کہ مجھ کو الہامات ہوتے ہیں۔ فرمایا محض جھوٹ ہے ہم نے کوئی الہام یا پیشگوئی اس کو نہیں بتلائی۔ جو باتیں وہ کہتا ہے یا لکھیگا۔ اسکے برعکس ہوگا۔ تو جا اور بذریعہ اشتہار اس کا جھوٹ مشتہر کر تاکہ میرے بندے نجات پائیں المامور معذور" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۵)

(۲) "آپکی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی۔ غائت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸)

(۳) "خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہیگا۔ پھر معدوم محض ہو جائیگا"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸)

(۴) "آج تک کی کیا خصوصیت ہے۔ بلکہ ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ اشتہار دوم

ان چاروں پیشگوئیوں کے بعد پھر بڑے زوردار الفاظ میں لکھا۔ "ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہیگا (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۱) اور دعائے مباہلہ کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام نے لکھا۔ "اے پرمیشر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر ۔ ۔ ۔ کیونکہ کاذب صادق کیطرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵)

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

غرض قبل اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیشگوئی شائع ہوتی۔ پنڈت لیکھرام نے خود انتہا درجہ کی بیباکی دکھائی اور جھوٹی پیشگوئیاں شائع کیں۔ اور بجائے اسکے کہ وہ اپنی بدزبانیوں سے رک جاتا۔ اور اپنی اصلاح کرلیتا۔ ضد اور دریدہ دہنی میں بڑھتا ہی گیا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار دیا۔ جسمیں فارسی نظم کے مندرجہ ذیل چند اشعار میں لیکھرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ برّان محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

اس کے ساتھ "لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی" کا عنوان لکھ کر تحریر فرمایا۔

"لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو - میری طرف سے اجازت ہے - سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی - تو اللہ جلشانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا - عجل جسد لہ خوار لہ نصب وعذاب

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے - جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے - اور اس کے لئے ان بد زبانیوں اور گستاخیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے - جو ضرور اس کو مل رہیگا - اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا -

سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں - کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا - (بقیہ عبارت حاشیہ "اب آریوں کو چاہیئے کہ سب مل کر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے وکیل سے ٹل جائے") جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں - اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے ..... واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں - جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے - اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں - کون مسلمان ہے - جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو" (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۵)

پھر کرامات الصادقین کے آخری صفحہ پر جو ۱۸۹۳ء میں ہی شائع ہوئی تھی حضور نے تحریر فرمایا - منہا ما وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمیٰ لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین انہ کان یسب نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ فدعوت علیہ فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنین ان فی ذالک لاٰیۃ للطالبین - یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مجھ پر فضل ہوتے ہیں - انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص لیکھرام کے متعلق اُس نے میری دعا کو قبول کر کے مجھے خبر دی ہے - کہ وہ تباہ و ہلاک ہو جائیگا - کیونکہ وہ خدا کے نبی اکرمؐ کو گالیاں دیتا اور نہایت فحش اور بُرے الفاظ آپؐ کے حق میں استعمال کرتا تھا - پس میں نے اس کے خلاف دعا کی تو خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے عرصہ میں مر جائیگا -

مقررہ دن کا اعلان

حضور نے نہ صرف یہ کہ لیکھرام کے نشان ہلاکت کی مدت ہی بتائی بلکہ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اس نشان کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کے واقعہ ہونے کے دن کی بھی دنیا کو خبر دیدی چنانچہ حضور نے فرمایا ہے

وبشرنی ربی وقال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

(کرامات الصادقین صفحہ ۵۴)

کہ خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ تو ایک یوم عید دیکھیگا - جو عید سے اقرب ہوگا - یعنی اس نشان کے ظہور کا دن جو کہ بوجہ اسلام و بانیٔ اسلام کی سچائی پر ایک عظیم الشان واضح دلیل اور نشان ظاہر کرنے کے نہایت ہی خوشی اور گویا عید کا دن ہوگا - وہ دن مسلمانوں کی ظاہری مسنون عید کے بالکل ساتھ لگتا ہوگا -

مزید تشریح

خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پیشگوئی کے متعلق مزید تشریح حضور کو معلوم ہوئی - جو حضور نے "لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر" کے عنوان کے ماتحت ان الفاظ میں تحریر فرمائی ہے کہ "آج جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے - صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں - اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں - اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے - میرے سامنے آکھڑا ہوگیا - میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے - گویا انسان نہیں - ملائک شداد و غلاظ میں سے ہے - اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی - اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا - کہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ "لیکھرام کہاں ہے؟ - اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کیلئے مامور کیا گیا ہے - مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے - ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہی چند آدمیوں سے تھا - جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں - اور یہ یکشنبہ کا دن اور چار بجے صبح کا وقت تھا - فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(مندرجہ ٹائیٹل پیج کتاب برکات الدعا)

نتیجہ

معزز قارئین! آپ پنڈت لیکھرام صاحب کی طرف سے شائع شدہ پیشگوئیوں کو بھی جو میں نے کلیات آریہ مسافر (پنڈت صاحب کے جملہ اشتہارات وتصانیف کا مجموعہ) کے حوالے سے درج کی ہیں - اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کی طرف سے شائع شدہ پیشگوئیوں کو بھی ملاحظہ کر چکے ہیں - اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوا - یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دونو فریق میں سچا فیصلہ فرماتے ہوئے صادق کو عزت بخشی - اور کاذب پر عذاب وارد کر دیا - اور جیسا کہ پنڈت صاحب نے لکھا تھا کہ "کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا" - ایسا ہی عمل میں آیا -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پیشگوئیوں میں پنڈت لیکھرام کی نسبت خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر خبر دی تھی کہ اوّل :- لیکھرام کسی عذاب سے جس کا نتیجہ موت ہوگی - ہلاک ہوگا - دوئم یہ ہیبتناک واقعہ چھ سال کے اندر وقوع میں آئیگا - سوئم :- اس نشان کے ظہور کا دن یوم عید کے ساتھ ملا ہوگا - چہارم :- لیکھرام کے ساتھ گوسالہ سامری کا سا سلوک کیا جائیگا - جو یہ تھا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے تھے - اور جلا کر راکھ دریا میں بہا دی گئی تھی - پنجم :- تلوار کا نشانہ بنیگا -

مذکورہ بالا واضح علامات کے مطابق چھ سال کے اندر یعنی مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہفتہ کے دن کسی کے ہاتھوں ایک تیز خنجر کے ذریعہ قتل کیا گیا - ۵ مارچ یعنی جمعہ کے دن عید الفطر تھی اس کے ساتھ ملتے ہوئے دن یعنی ہفتہ کو اس نشان کا ظہور ہوا - اور جیسا کہ گوسالہ سامری ہفتہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا - اور پھر جلا کر اس کی راکھ دریا میں ڈالی گئی تھی ایسا ہی لیکھرام کو جلایا گیا - اور اس کی راکھ دریا بُرد کی گئی -

ایک آریہ کی تحریر

پنڈت لیکھرام کے قتل کے بارہ میں ایک اقتباس ایک آریہ سماجی کی کتاب "سرکٹ مسافر" سے درج کیا جاتا ہے - جس سے معلوم ہو جاتا ہے - کہ آریہ سماجی لیکھرام کی موت کو کس بات (یعنی مباہلہ) کا نتیجہ سمجھتے تھے - لکھا ہے - "پیغمبر قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اُس نے رسول اللہ کی نسبت کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا وغیرہ وغیرہ - اور اس اشتہار کے سرے پر یہ شعر درج تھا

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ برّانِ محمدؐ

مرزے کے اشتہار کو شائع ہوئے قریباً چھ سال گذر گئے صرف پانچ سات دن باقی ہیں ..... یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ (لیکھرام) ملتان گئے - اور چھ مارچ کو واپس لاہور پہنچے ..... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کر رہے تھے - کچھ تھکاوٹ سے چارپائی سے اوٹھے - دونو ہاتھ سر کی طرف اُٹھا کر انگڑائی لی - کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجہ میں بھونک دی - اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکال دیں ہسپتال پہنچائے گئے - مگر وہاں بھی جانبر نہ ہو سکے - اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ کیلئے داغ جدائی دے کر دنیا سے چل بسے" -

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور اس کی میعاد کا نہ صرف اعتراف کیا گیا ہے - بلکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب کی دعائے فیصلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا نتیجہ فقط ایک ہی ہے - یعنی پنڈت لیکھرام کی غیر معمولی طور پر عبرتناک موت - وھو المراد - خاکسار رشید احمد چغتائی واقف زندگی قادیان

تشخیص بجٹ سال آئندہ کے متعلق اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۶-۱۹۴۵ء بھیجے جا چکے ہیں - گو اکثر جماعتوں کی طرف سے یہ فارم پُر ہو کر موصول ہوتے ہیں مگر بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک یہ فارم موصول نہیں ہوئے - عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ جنہوں نے ابھی تک یہ فارم ہر دو چندہ جات پُر کر کے روانہ نہ کئے ہوں - وہ اب جلد سے جلد ارسال کریں - تاکہ اُن کے سال رواں کے مشخصہ بجٹ مقرر کئے جا سکیں - ناظر بیت المال

ہندو دھرم کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

ارتقا کا مسئلہ دنیا کی ہر شے میں جاری ہے۔ اور ارتقا مختلف وقتوں اور مختلف مدارج میں ہوتا ہے۔ اس قانون کے ماتحت دنیا میں ہر کام ایک زنجیر سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی منفرد نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکی بہت سی کڑیاں ہوتی ہیں۔ جس طرح جسمانی عالم میں ایک نظام ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا درجہ ہے۔ اسی طرح روحانی عالم میں بھی ایک وسیع اور مکمل نظام ہے۔ روحانی عالم میں علمِ غیب کا خزانہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس خزانے میں سے جتنا چاہتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ علوم غیبیہ میں سے جو شخص حصہ پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے زبردست قدرتیں دکھاتا ہے۔ اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا جاتا ہے۔ کہ اس نظام کا پیدا کرنے والا کوئی ہے۔

پیشگوئیاں بھی اپنے اندر ایک ارتقاء رکھتی ہیں۔ وہ اپنے اپنے دائرہ میں ایک دوسری سے ایسی جڑی ہوتی ہیں۔ کہ ایک زنجیر بن جاتی ہیں۔ ایک پیشگوئی شروع ہوتی ہے۔ تو پھر کچھ وقت کے بعد اس کے ساتھ دوسری آملتی ہے۔ دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی۔ یہاں تک کہ وہ تمام پیشگوئیاں مل کر اس صداقت سے جس کو خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ پردہ کھینچ دیتی ہیں۔ اور دنیا دیکھ لیتی ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔ جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ پیشگوئیاں زیادہ سے زیادہ اہمیت پکڑتی جاتی ہیں۔

اس دہریت اور الحاد کے تاریک زمانہ میں جبکہ جہل اور کبر کی آندھیاں چل کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی تھیں۔ ہندوؤں کے ایک فرقہ آریہ سماج نے مسلمانوں کو مرتد کر دینے کا ارادہ کیا۔ اور اسے تکمیل تک پہنچانے کے لئے اسلام کے خلاف سخت گندہ اور فحش لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔ اب لٹریچر شائع کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ شوخ۔ بدزبان اور سخت گندے اعتراض کرنے والا ایک شخص لیکھرام تھا۔ ابھی یہ فتنہ اٹھا ہی تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السّماء (تذکرہ صفحہ ۴۹) یعنی تیری وہ لوگ مدد کرینگے۔ جن کے دلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کرینگے۔ یہ بھی ان پیشگوئیوں کی زنجیر کی پہلی کڑی جو لیکھرام کی موت کا فیصلہ کرنے والی تھیں۔ اور یہ لیکھرام کی موت کے نشان سے جو ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ظاہر ہوا۔ سترہ برس پہلے ظاہر ہوئی۔ اس پیشگوئی کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے کسی انسان کے دل کو ابھارا۔ تا لیکھرام کا فیصلہ کرے۔ اور ہر ایک پہلو سے اس کو موقع دیا۔ تا وہ اپنا کام پوری طرح انجام تک پہنچا سکے۔

۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ کہ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتّٰی تاتیھم البینة وکان کیدھم عظیماً۔ (تذکرہ صفحہ ۸۱) یعنی ممکن نہ تھا۔ کہ نصاریٰ اور مخالف مسلمان اور ہندو اپنے انکاروں سے باز آجاتے۔ جب تک ان کو کھلا کھلا نشان نہ ملتا۔ اور ان کا مکر بہت بڑا تھا۔ اس الہام میں ہندوؤں کو ایک کھلا کھلا نشان دکھانے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور یہ تھی وہ دوسری کڑی ان پیشگوئیوں کی زنجیر کی جو لیکھرام کی موت کے نشان کو ظاہر کرنے والی تھیں۔ جو اس نشان کے ظاہر ہونے سے چودہ برس پیشتر دنیا کے سامنے نمودار ہوئی۔ ۱۸۸۳ء میں ہی مندرجہ بالا الہام جس میں ایک کھلا کھلا نشان ہندوؤں کو دکھایا جانا مقدر تھا۔ کی تشریح خدا تعالےٰ نے یوں کی۔ کہ "اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۱) یہ تھی تیسری کڑی لیکھرام کی موت کے نشان کو ظاہر کرنے والی پیشگوئیوں کی جو نشان کے ظہور سے چودہ برس پہلے دنیا کے سامنے ظاہر ہوئی۔

سرمہ چشم آریہ مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء میں آپ نے ایک اعلان فرمایا۔ کہ "اب ہم بجائے ایک سال کے صرف چالیس روز اس شرط سے مقرر کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب آزمائش و مقابلہ کرنا چاہیں۔ وہ برابر چالیس دن تک قادیان یا جس جگہ اپنی مرضی سے ہمیں رہنے کا اتفاق ہو رہیں۔ اور برابر حاضر رہیں۔ پس اس عرصہ میں اگر ہم کوئی امر پیشگوئی جو خارق عادت ہو پیش نہ کریں۔ یا پیش تو کریں۔ مگر بوقت ظہور وہ جھوٹا نکلے۔ یا وہ جھوٹا تو نہ ہو۔ مگر اسی طرح صاحب ممتحن اس کا مقابلہ کرکے دکھلا دیں۔ تو مبلغ پانسو روپیہ نقد بحالت مغلوب ہونے کے اسی وقت بلا توقف ان کو دیا جائیگا۔ لیکن اگر وہ پیشگوئی وغیرہ بپایہ صداقت پہنچ گئی۔ تو صاحب مقابل کو بشرف اسلام مشرف ہونا پڑیگا"۔ اس کے بعد پھر شحنۂ حق میں اعلان فرمایا۔ "ہم نے سرمہ چشم آریہ میں چہل روزہ اشتہار بھی جاری کرکے دیکھ لیا۔ کسی ہندو نے کان تک نہیں ہلایا"۔ اس کے بعد کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۱ میں لیکھرام نے لکھ دیا۔ کہ "تین سال کے اندر مرزا صاحب کا خاتمہ ہو جائیگا"۔ اس کے بعد لیکھرام نے ایک کارڈ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا۔ کہ "میری نسبت جو پیشگوئی چاہو۔ شائع کردو۔ میری طرف سے اجازت ہے"۔ جب یہ شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نسبت بدگوئی میں بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور حضرت اقدس ؑ کی نسبت بھی ٹھٹھے کرتا رہا۔ اور لکھ دیا۔ کہ مجھے کوئی نشان دکھاؤ۔ اور جو پیشگوئی چاہو۔ میری نسبت شائع کردو۔ تو آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ اور آپ کو الہام ہوا۔ کہ عجلٌ جسدٌ لہ خوار لہ نصب وعذابٌ۔ تذکرہ (صفحہ ۲۲۲) یہ الہام ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں درج ہے۔ یعنی یہ شخص لیکھرام گوسالہ سامری کی طرح ایک بچھڑا ہے۔ جو یونہی شور مچاتا ہے۔ ورنہ اس میں روحانی زندگی کا کچھ حصہ نہیں۔ اس پر ایک بلا نازل ہوگی۔ اور عذاب آئیگا۔ گوسالہ سامری شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا۔ یہ لیکھرام بھی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا۔ گوسالہ سامری ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا۔ اور اس کی ہڈیاں دریا میں بہا دی گئیں۔ ایسا ہی لیکھرام ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا جائیگا۔ اور اسکی ہڈیاں دریا میں بہا دی جائینگی۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ کہ اب میں سب فرقہ ہائے مذاہب پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ "اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو۔ اور اپنے اندر ہیبت الٰہی رکھتا ہو۔ نازل نہ ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں"۔ اس پیشگوئی کے کچھ عرصے کے بعد آپ نے دوسری پیشگوئی جس میں اس شخص کے متعلق مزید وضاحت تھی۔ شائع فرمائی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ؎

وبشرنی ربی وقال مبشرًا
ستعرف یوم العید والعید اقربُ
(کرامات الصادقین)

یعنی میرے رب نے مجھے بشارت دی۔ اور بشارت دیکر کہا۔ کہ تو ایک یوم عید دیکھیگا۔ اور وہ عید کے دن کے بالکل ساتھ لگتا ہوگا۔ یعنی لیکھرام اس دن ہلاک ہوگا۔ جو عید کے دن کے ساتھ ملتا ہؤا دن ہوگا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے اور مزید تشریح بیان فرمائی۔ اور آپ نے یہ تشریح برکات الدعا کے ٹائیٹل پیج پر اس عنوان کے نیچے شائع کی۔ کہ لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر اور لکھا۔ کہ آج ۲ اپریل ۱۸۹۳ء ...... صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ ...... ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے"۔ سوامی شردھانند لیکھرام کی سوانحعمری میں لکھتے ہیں۔ "فروری ۱۸۹۷ء کے درمیان ایک کالا گٹھے ہوئے بدن کا بھیانک ناٹا جوان دیانند کالج میں پنڈت لیکھرام کو پوچھتا ہؤا گیا۔" اسی بھیانک ناٹے جوان نے لیکھرام کو قتل کیا تھا۔

اس کے بعد لیکھرام کے متعلق ایک اور الہام آپ کو اگست ۱۸۹۳ء کو ہؤا۔ یقضی امرہٗ فی ستٍ (تذکرہ صفحہ ۲۲۱) یعنی لیکھرام کا چھ میں کام تمام کیا جائیگا۔ اس پیشگوئی میں ایک عجیب لطیف راز مضمر تھا۔ وہ یہ کہ لیکھرام کے اعداد بحروف ابجد ۳۰۶ بنتے ہیں۔ ۳۰۶ کا ہندسہ چھ پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ یعنی چھ کا ہندسہ ۳۰۶ کی جزو ہے۔ اور یہ ۳۰۶ کے دائیں طرف بھی آتا ہے۔ جیسا کہ لیکھرام کے نام کو چھ سے مناسبت تھی۔ ایسا ہی لیکھرام کے انجام کو چھ سے مناسبت تھی۔ لیکھرام کی موت چھ سال کے اندر ہوئی۔ ۶ مارچ کو ہوئی۔ اور دن کے چھٹے گھنٹے میں ہوئی۔

اس کے بعد آئینہ کمالات اسلام میں آپ نے

لیکھرام کے متعلق ایک نظم لکھی۔ جس کا ایک شعر یہ ہے:۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

یعنی اے اسلام کے نادان دشمن تو اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تلوار سے ڈر۔ یعنی دوسرے الفاظ میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ اے لیکھرام تو تلوار سے قتل کیا جائیگا۔

اس کے بعد فروری ۱۸۹۷ء کے پہلے سفتہ میں جب لیکھرام قادیان میں آیا ہُوا تھا۔ ان دنوں حضور نے ایک کشف دیکھا۔ کہ "ایک نیزہ ہے اور اس کا پھل بڑا چمکتا ہے۔ اور لیکھرام کا سر پڑا ہُوا ہے۔ اسے اس نیزے سے پرو دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ پھر یہ قادیان نہ آوے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۲۸۷)

ان تمام پیشگوئیوں اور تمام واقعات سے جو ایک زنجیر کی طرح ہیں۔ یہ باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ کہ (۱) لیکھرام کسی عذاب سے جس کا نتیجہ موت ہوگا۔ ہلاک ہوگا۔ (۲) یہ عذاب چھ۶ سال کے عرصہ میں آئیگا۔ (۳) یہ عذاب عید کے ساتھ کے دن آئے گا۔ یعنی عید کے پہلے یا پچھلے دن۔ (۴) لیکھرام کے ساتھ وہی سلوک کیا جائیگا۔ جو گوسالہ سامری سے کیا گیا۔ (۵) اس کی ہلاکت کے لئے ایک شخص جس کی نظروں سے خون ٹپکتا ہوگا مقرر کیا گیا۔ (۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت اور عداوت اور آپ کے متعلق بدزبانی کی وجہ سے یہ تلوار سے مارا جائیگا۔ (۷) فروری ۱۸۹۷ء کے بعد پھر لیکھرام قادیان نہ آئے گا (۸) لیکھرام کے انجام کو چھ کے ہندسہ سے خاص مناسبت ہوگی (۹) لیکھرام کی موت کا نشان ایک جلالی نشان ہوگا (۱۰) اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"۔ غرض اسلام اور ہندو مذہب کا خداتعالیٰ کی درگاہ میں مدت سے ایک مقدمہ دائر تھا۔ کہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے اجلاس میں سب سے اعلیٰ عدالت نے مسلمانوں کے حق میں ایسی ڈگری دی جس کی کوئی اپیل نہیں۔ اور لیکھرام جو کہ آریہ سماج کا لیڈر تھا۔ اس پر یہ فردِ جرم لگا۔ کہ جیسے اس کی زبان بدزبانی کے میدان میں تیز تیز چلتی ہے۔ اسی طرح اسکے پیٹ کے میدان کے اندر تیز چھری کو جلد جلد اور بار بار پھیرا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جس سے اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک فتح عظیم حاصل ہوئی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اللّٰھم صل علیٰ محمّدٍ و علیٰ آل محمّدٍ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

خاکسار عبدالحمید آصف واقف تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۸۰۴۶ منکہ علم الدین ولد نتھو قوم جٹ پیشہ کاشتکاری۔ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بڈھا دھرگ ڈاک خانہ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۴ گھماؤں زمین۔ ایک بھینس جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہے ایک سکونتی مکان جس کی قیمت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: علم الدین ولد نتھو۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا نتھو قوم جٹ ساکن بڈھا دھرگ P.O. قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ گواہ شد۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۸۰۲۵ منکہ آمنہ بیگم زوجہ چودھری محمد حسین صاحب قوم جٹ عمر ۲۷ سال پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن کھریا ڈاک خانہ چہڑہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں (۱) میرا حق مہر جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۵۰۰/- روپیہ ہے (۲) کانٹے وزنی ایک تولہ سونا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اگر میری کوئی جائیداد بوقت وفات اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا آمنہ بیگم۔ گواہ شد۔ مولوی محمد حسین خاوند موصیہ گواہ شد۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۸۰۳۰ منکہ الٰہی بخش نمبردار ولد چودھری غلام جیلانی خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بیری ڈاک خانہ ادکہ ضلع وتحصیل گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۱) دس گھماؤں زمین بارانی مالیتی اندازاً ایک ہزار روپیہ (۲) مکان مالیتی ۳۰۰/- روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد جو کہ تجارت سے ہوتی ہے ۱۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا الٰہی بخش نمبردار۔ گواہ شد۔ چودھری دولت خان برادر حقیقی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۸۰۳۳ منکہ بی بی حلیمہ احمدی بنت صاحبزادہ محمد سعید صاحب مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن نہر صاحبزادہ خوست ڈاکخانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائیداد مندرجہ ذیل کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد زمین موضع صاحبزادہ خوست تحصیل لکی مروت ضلع بنوں میں دوسرے شرکار کے ساتھ یعنی ایک والدہ ایک بھائی اور ایک بہن اور میرے درمیان مشترک ہے۔ اس میں تخمیناً میرا حصہ ۷۶ کنال زمین بنتا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سیدہ بی بی حلیمہ گواہ شد:۔ صاحبزادہ ابوالحسن قدسی پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد صاحبزادہ محمد طیب احمدی امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔

۷۸۵۵ منکہ منور علی ولد اللہ رکھی صاحب قوم جٹ۔ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۴ء ساکن چودھری والہ چک ۱۰۸ د۔ب ڈاک خانہ چک ۱۰۶ ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ زندہ موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۳۶/- روپیہ معہ گرانی الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ العبد منور علی حال وارد دفتر الہلال لوئر گوگیرہ ڈویژن لائل پور۔ گواہ شد محمد یوسف مسجد فضل لائل پور گواہ شد مقبول احمد فاضل

۸۰۳۶ منکہ حمیدہ بیگم بیوہ محمد امین صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جائیداد ایک صد روپیہ برتن وغیرہ۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق

صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھوکی زیور یا مہر یا جائیداد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ حمیدہ بیگم بقلم خود دارالرحمت قادیان گواہ شد۔ فاطمہ بیگم کاتب الحروف۔ گواہ شد محمد بی بی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۸۰۳۷ء۔ منکہ خیر ال بی بی زوجہ محمد عبداللہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن دارالرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۰۰ روپیہ مہر اس کے علاوہ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا خیر ال بی بی گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد کاتب الحروف سکینۃ النساء بیگم۔

۸۰۵۱ء۔ منکہ عالم بی بی زوجہ محمد الدین معمار قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن امرت سر ڈاکخانہ امرتسر ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں: حق مہر مبلغ ۳۲/۱۰/- زیور × - کپڑے وغیرہ -/۶/۱۶۷ روپے کل جائیداد و حق مہر مبلغ -/-/۲۰۰ روپیہ ہوا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ عالم بی بی۔ گواہ شد محمد شفیع کاتب کٹڑہ جیمل سنگھ امرت سر گواہ شد محمد الدین ساکن امرت سر۔

۸۰۴۲ء۔ منکہ احمد مختار ولد چودھری محمد الدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ کاروبار تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دھیڑ چک ۲۹ P.O. مومن ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ۲۱ ایکڑ زمین واقعہ موضع دھیڑ چک ۲۹ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ قیمتی اندازاً -/۷۰۰ روپے (۲) اندازاً ۲ ایکڑ زمین واقع موضع دھیڑ ڈاکخانہ منتوپورہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور قیمتی اندازاً -/۱۵۰۰ روپیہ (۳) حصہ مکان واقعہ موضع دھیڑ چک ۲۹ قیمتی اندازاً -/۲۰۰۰ روپے (۴) جائیداد منقولہ سامان مویشی وغیرہ قیمتی اندازاً -/۳۰۰۰ میں اس کل جائیداد قیمتی مبلغ -/۲۱۱۰۰ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز جو بھی میری آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر اس کے علاوہ جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد احمد مختار موصی مذکور بقلم خود۔ گواہ شد ملک رشید احمد دوالمیال ضلع جہلم۔ گواہ شد منظور حسین جہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

۸۰۵۴ء۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ ماسٹر عطاء اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن ڈھڈا اسنورا ڈاکخانہ سٹروعہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی -/۵۷ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی

ایک مکان کی نیلامی کا اعلان

ایک مکان پختہ واقعہ محلہ باب الانوار قادیان غلام محمد صاحب مرحوم والا نزد پرانا زنانہ جلسہ گاہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۵ء بعد نماز جمعہ اور ۳۰ مارچ بوقت ۱۰ بجے صبح نیلام ہوگا۔ جس صاحب کے نام نیلامی ختم ہوگی۔ ان سے زر نیلامی کا ۱/۴ حصہ موقعہ پر وصول کیا جائیگا۔ اور باقی ۳/۴ حصہ اس وقت وصول کیا جائیگا۔ جب ناظر صاحب امور عامہ اس نیلام کو منظور فرمالینگے۔ اگر انہوں نے نیلام کو کسی وجہ کے ماتحت منظور نہ فرمایا۔ تو زر وصول شدہ واپس کر دی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ پنی سیلین کے ٹیکے کے علاج کو فی الحال ۴۸ گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے کیونکہ عزیز کو ۱۰۴ تک بخار ہو گیا تھا۔ بے چینی بہت رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۵ مارچ - مغربی محاذ کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ پہلی کینیڈین فوج اور نویں امریکن فوج آپس میں دریائے ماس کے مشرق میں گلڈرن شہر کے قریب ایک دوسرے سے ملی ہیں - جس مقام پر یہ دونوں فوجیں آپس میں آ ملی ہیں وہاں اتحادی فوجوں کی کافی تعداد پہنچ چکی ہے - پہلی کینیڈین فوج اب دریائے رائن سے صرف چند میل کے فاصلہ پر ہے - رائن کے مغرب میں اب جرمنوں کا مورچہ بالکل چھوٹا سا رہ گیا ہے - دریائے رائن کے مغربی کنارے پر جرمن مورچہ اب بارہ تیرہ میل سے زیادہ لمبا نہیں رہا - اس مورچے پر ایک طرف سے پہلی کینیڈین فوج اور دوسری طرف سے نویں امریکن فوج دباؤ ڈال رہی ہے۔

پشاور ۵ مارچ - اس ماہ کے آخری ہفتہ میں ایک سیاسی کانفرنس منعقد ہو گی - تمام سرکردہ کانگرسی لیڈروں کو دعوت شمولیت دیجائیگی -

لندن ۵ مارچ - لندن کی بندرگاہ میں آٹھ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے - فوجوں کو سامان رسد پہنچانے کے لئے فوج بھیجدی گئی ہے - ہڑتال کولڈ سٹوریج تک پہنچ گئی ہے - جس سے گوشت کی سپلائی بند ہو جانے کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے -

لندن ۵ مارچ - گزشتہ رات لندن کی طرف جرمنوں کا ایک طیارہ آیا - آج صبح مشرقی ساحل کے ایک مقام پر بمباری ہوئی ایک گاؤں کو کچھ نقصان پہنچا - مگر کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا - آج دشمن کے کئی طیارے گرا لئے گئے - جنوبی انگلستان میں دشمن کے چند ایک وی بم گرے - جن کی وجہ سے چند ایک اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے

لندن ۵ مارچ - جمعہ کے دن برطانوی طیاروں نے سیام کے دارالسلطنت بنکاک پر زبردست حملہ کیا تھا - انہوں نے ۲۰۰ ٹن وزن کے بم برسائے تھے - یہ حملہ آدھی رات کے وقت کیا گیا تھا - برطانوی طیاروں کے پہلے دستے نے ہتابیاں پھینک کر سارا علاقہ روشن کر دیا - اس کے بعد اتحادی طیاروں کے دوسرے دستوں نے فوجی اڈوں پر بمباری شروع کر دی - جس سے بنکاک میں ایسی آگ لگی کہ ۱۰۰ کے قریب یا اس سے زیادہ میلوں سے نظر آتی تھی - اس دن برطانوی طیاروں کو ۱۶ گھنٹے مسلسل ہوا میں پرواز کرنی پڑی -

لندن ۵ مارچ - ماسکو کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتے روسیوں نے ۲۰ کے قریب جرمن جہازوں کو بالٹک میں غرق کر دیا -

دہلی ۵ مارچ - آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک نہایت افسوسناک حادثہ رونما ہوا - کانگرس پارٹی کے ایک ممبر مسٹر گرایس ایک بجٹ پر زور دار تقریر کر رہے تھے - کہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے تقریر کرتے کرتے انہوں نے صدر سے کہا - میری طبیعت خراب ہو رہی ہے - اور میں بیٹھنا چاہتا ہوں - یہ کہتے ہی وہ گر پڑے اسمبلی میں موجود ڈاکٹروں نے سنبھالنے کی کوشش کی - ایک سرکاری ڈاکٹر کو بھی بلایا گیا مگر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی چل بسے ان کی لاش ہوائی جہاز کے ذریعے ان کے وطن وزیگا پٹم پہنچائی جا رہی ہے

کانڈی ۵ مارچ - وسطی برما میں اتحادی فوجوں نے ایک اور مضبوط مورچہ بنا لیا ہے منو کے مورچہ میں دو گاؤں پر قبضہ کر لیا گیا ہے سنگو کے مورچہ میں ایک چوکی دشمن سے چھین لی گئی ہے - اراکان میں اتحادی دستے بڑھ رہے ہیں - چوتھا نڈو سے دو میل دور رہ گئے ہیں -

کانڈی ۵ مارچ - گزشتہ رات بم باروں نے ریلوے یارڈوں پر بم برسائے رنگون سے مانڈلے جانے والی ریلوے لائن پر بھی بم پھینکے گئے -

واشنگٹن ۵ مارچ - بھاری امریکن بم باروں نے فارموسا کے جزیرہ پر پھر حملہ کیا تیس جاپانی ہوائی جہاز تو زمین پر ہی برباد کر دیئے گئے - ساحلی فوجی ٹھکانوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا - آج ٹوکیو پر پھر بم برسائے گئے - ابھی تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے

لندن ۵ مارچ - اتحادی فوجیں دریائے رائن کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں جرمن وہاں سے زیادہ سے زیادہ سامان اور آدمی بچا کر لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں - امریکن دستے دریائے رائن کے مغربی کناروں پر جرمنوں کا صفایا کر رہے ہیں -

لندن ۵ مارچ - جرمنی کے مشرقی مورچہ پر روسی دستے مختلف اطراف سے

نہایت با موقعہ اراضیات برائے فروخت

قادیان کے مختلف محلوں میں اراضیات برائے فروخت ہیں - اس وقت قادیان میں ساٹھ سے ایک صد روپیہ فی مرلہ سے اوپر قیمت محلوں میں ہو رہی ہے - لیکن ہم قادیان کی آبادی میں ۴۰ - ۴۵ - ۵۰ روپے فی مرلہ کے حساب آراضی دے سکیں گے - بیس اور تیس فٹ کی سڑکوں پر ارزاں اور گراں دونوں قسم کی اراضیات موجود ہیں - اکٹھا رقبہ ۸ گھماؤں سے ۱۶ گھماؤں تک یکجائی جس میں کنواں بھی لگا ہوا ہے - قابل فروخت ہے - قادیان کی اراضیات پر روپیہ لگانا بہترین انوسٹمنٹ ہے - پس دوست اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں -

جو دوست اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہیں - وہ ہمارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں - ہمارا ایک لین دین امور عامہ میں رجسٹرڈ ہو گا - پہلے درخواست دینے والوں کو ترجیح دیجائے گی -

خاکسار خان محمد عبد اللہ خان دارالسلام قادیان

مہتمم صاحب تبلیغ ضلع ملتان کے دورہ کا پروگرام

تاریخ	مقام		وقت
۸ مارچ	شجاع آباد	آمد	صبح
" "	"	روانگی	شام
" "	لودھراں	آمد	شام
۹ "	"	روانگی	شام
" "	کروڑ پکا	آمد	شام
۱۰ "	"	روانگی	صبح
" "	میلسی	آمد	صبح
۱۱ "	"	روانگی	صبح
" "	دہاڑلی	آمد	صبح
" "	"	روانگی	شام
" "	منڈی بوریوالہ	آمد	شب
۱۲ "	"	روانگی	شب
۱۳ "	مخدوم رشید	آمد	صبح
" "	"	روانگی	شام
۱۴ "	دیوانگھ باگڑ	آمد	صبح
۱۵ "	"	روانگی	شام
" "	خانیوال	آمد	شام
۱۶ "	"	روانگی	شام
" "	جہانیاں	آمد	شام
۱۷ "	"	روانگی	شام
" "	دنیاپور	آمد	شام
۱۸ مارچ	حلہ ارائیاں	آمد	دوپہر
۱۹ "	دنیاپور	روانگی	شام
" "	میاں چنوں	آمد	شام
۲۰ "	"	روانگی	شام
۲۱ "	کبیروالہ	آمد	صبح
" "	علی پور	آمد	شام
۲۲ "	"		
۲۳ "	حسن پور	روانگی	شام
" "	کبیروالہ		شب
۲۴ "	ملتان	آمد	صبح
۲۵ "	"	روانگی	شام

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)